سوموار 19- اکتوبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر36

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

سوموار 19-اکتوبر 1998ء 27 جمادی الثانی 1419ہجری-19 اخاء 1377ہش جلد 48-83 نمبر 232

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خشوع کی حالت خطرہ میں ہے جب تک رحیم خدا سے تعلق نہ ہو جائے

ایسا خشوع اختیار کریں جو مستقل حیثیت اختیار کر جائے

سچا خشوع آئندہ کے لئے نیکی کے بیج کا کام کرتا ہے اور خدا کی طرف سفر کو دائمی کر دیتا ہے

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16- اکتوبر 1998ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:-16-اکتوبر 1998ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ میں خشوع کے مضمون کو آیات قرآنی اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات سے واضح فرمایا۔

ایم ٹی اے نے حسب معمول آج کا خطبہ بھی بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور ساتھ چھ زبانوں انگلش، عربی، بنگالی، بوسنین، ترکی اور جرمن میں رواں ترجمہ نشر کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کی آیات 45 تا 47 کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صبر اور صلوٰۃ کی دعا مانگنے اور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مانگنے کا حکم دیا ہے حضور نے فرمایا ہم جو نمازیں پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور نیکیوں کو اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ ممکن ہی نہیں جب تک پورے خلوص نیت کے ساتھ اس کے لئے دعا نہ کرتے رہیں۔ اس دعا کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک بہت مشکل کام ہے۔ سوائے اس کے جو خشوع کرتے ہیں اس کے سوا یہ کام آسان نہیں ہے۔ لیکن خاشعین پر نہ صبر بھاری ہے اور نہ صلوٰۃ۔ خاشعین وہ ہیں جو اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتے ہیں۔

بعد ازاں حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات سے خشوع کے مضمون کی وضاحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ جب کوئی فیض بغیر کسی عمل کے توسط سے ملے تو وہ اللہ کی صفت رحمانیت کے تحت ملتا ہے اور جب وہ مل جاتا ہے تو اللہ کی صفت رحیمیت کے تحت اس کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ یہ کام مشکلات کے اعتبار سے پہاڑوں کی چوٹیاں سر کرنے کے مترادف ہے۔ دنیاوی پہاڑوں کی چوٹیاں تو ایک مقام پر آکر ختم ہو جاتی ہیں لیکن اللہ کی صفات کی چوٹی کی بلندی کا تو کوئی تصور ہی نہیں۔ ان مشکلات سے گذرنا لازمی ہے۔ یہ وہ سنت اللہ ہے جو بنی آدم کے لئے جاری کی گئی ہے۔ اس سے کوئی مستغنی نہیں۔ لیکن جو شخص خدا کے حضور خشوع سے کام لیتا ہے اس پر یہ مراحل آسان کر دیئے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کا حوالہ دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے خشوع کے بارے میں متنبہ فرمایا کہ حقیقی خشوع کیا ہے؟ وہ آنسو جو کسی دردناک واقعہ سے نکلتا ہے کیا وہ خشوع و خضوع کی علامت ہے؟ یہ بہت باریک مضمون ہے اور بہت محنت سے سمجھنے والا ہے۔ دردناک قصے پڑھ کر بھی لوگ بلک بلک کر روتے ہیں۔ یہ ان کے نفس کی حالت ہے۔ یہ خشوع و خضوع نہیں ہے۔ اس کی کوئی جزا یا سزا نہیں۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے حضور نے فرمایا ماں جو بچے کے لئے روتی ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ دکھاوا ہے۔ حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا بعض دفعہ خشوع مستقل ہوتا ہے اور بعض دفعہ وقتی طور پر اثر رکھتا ہے۔ دنیادار انسان کچھ عرصہ خدا کی طرف مائل رہ کر واپس چلا جاتا ہے۔ لیکن جو خدا کی شعاعیں اپنے اندر رکھتا ہے وہ فطرتاً اعمال حسنہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ ایسا مضطرب الحال انسان خدا کے آستانے پر گرتا اور ربّی ربّی کہہ کر رویائے صالحہ اور بشارات الٰہیہ سے بشارات پالیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جگری گریہ و بکا آستانہ الوہیت پر مستقل گرا دیتا ہے۔ یہ سچا خشوع ہر قسم کی گندگیوں اور فاسد مواد کو صاف کر دیتا ہے جب ایک دفعہ گند نکل جائے تو واپس نہیں آیا کرتا۔ حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا اہل اللہ کا ایک آنسو جو توبۃ النصوح کے وقت نکلتا ہے وہ دنیا والوں کے آنسوؤں کے دریاؤں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ سچی روح سے بہنے والا ایک قطرہ بھی رحمتوں کی مسلسل بارش اپنے ساتھ لے آتا ہے۔ توبۃ النصوح وہ ہے جب کلی طور پر اعمال سیئہ اور بدیاں بھیانک طور پر ننگی ہو کر سامنے آجاتی ہیں کہ پھر ایک بھی بدی کی طرف رغبت نہیں رہتی۔ لیکن توبۃ النصوح تک پہنچنے کے لئے لمبے سفر کی ضرورت ہے جو صبر اور صلوٰۃ سے حاصل ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خشوع اور عجز و نیاز کی حالت کو ہرگز یہ بات لازم نہیں کہ خدا سے سچا تعلق ہو جائے۔ بلکہ بسا اوقات شریر نمونہ قہر الٰہی کو دیکھ کر بھی خشوع اختیار کرتا ہے مگر خدا سے اسے کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا اور نہ لغو کاموں سے وہ رہائی پاتا ہے۔ خشوع کی حالت کے ساتھ بہت سے گند بھی جمع ہو سکتے ہیں ہر شخص کو اپنا تجزیہ کرنا چاہئے کہ وہ کس مقام پر ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہ وقت جب انسان سچا خشوع حاصل کرتا ہے وہ آئندہ کے لئے نیکی کے بیج کا کام کرتا ہے اس کے نتیجے میں خدا کی طرف اس کا سفر دائمی ہو جاتا ہے۔ مگر اس کو کمال سمجھنا غلطی ہے۔ اس مرحلہ پر کبھی آرام نہیں کرنا چاہئے اور سست نہیں ہونا چاہئے۔ جب تک کہ وہ حالت حاصل نہ ہو جائے جب انسان تمام لغو باتوں سے کنارہ کشی حاصل کرلے۔ لغویات سے تعلق ٹوٹنے کا ذریعہ تعلق باللہ ہے۔ زمینی تعلقات سے اس طرح تعلق کاٹ لے کہ وہ طبعی ہو جائے اور اللہ کا تعلق اسے کھینچ لے۔ اگر تعلق باللہ نہ ہو تو زمینی تعلق اسے اپنی طرف کھینچ لے گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خشیت الٰہی سے رونے والا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

جو آدمی خشیت الٰہی سے روتا ہے وہ جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے۔ خدا کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھا نہیں ہو سکتا۔ (جامع ترمذی ابواب فضائل الجہاد۔ باب فی فضل الغبار)

دعا اور تضرع

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بیان کیا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا کہ

"جو بات ہماری سمجھ میں نہ آوے یا کوئی مشکل پیش آوے تو ہمارا طریق یہ ہے کہ ہم تمام فکر کو چھوڑ کر صرف دعا میں اور تضرع میں مصروف ہو جاتے ہیں تب وہ حل ہو جاتی ہے۔"

(ذکر حبیب ص 289 مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

☆......☆......☆......☆

خشوع و خضوع سے معمور گھرانہ

1906ء میں ایک متدین خاتون۔ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب۔ اپنے والدین اور سسرال والوں کے ساتھ قادیان آئیں۔ واپسی پر اس خاتون نے اپنے قلبی تاثرات و جذبات لکھے جو اخبار الحکم قادیان (24- ستمبر 1906ء ص 10) میں شائع ہوئے۔ موصوفہ نے لکھا:-

"اب سنیئے مرزا صاحب کے ہاں دینداری کا کیا حال ہے نماز کے اوقات خاص کر قابل دید تھے۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کیا مرد کیا عورت بڑے خشوع و خضوع سے سربسجود نظر آتے تھے قادیان میں سوائے قرآن اور نماز پڑھنے کے کوئی دوسرا کام ہی نہیں...... میں دعویٰ سے کہتی ہوں کہ مرزا صاحب کے گھر کی دینداری بے نظیر ہے میں (اماں جان) کی نماز کا چشم دید واقعہ بیان کرتی ہوں کہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں اور میری چھوٹی ہمشیرہ ان کے پاس کھڑی تھی اس نے دیکھا کہ

آپ زار زار رو رہی ہیں اور منہ کے آگے دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو گیا مگر جھٹ دوپٹہ کا وہ پلہ پیچھے کر لیا کہ مبادا ریا پایا جاوے اور اس خشوع خضوع سے نماز ادا کی کہ ہم حیران ہو گئیں.....

میرا مشاہدہ بتلاتا ہے کہ......وہ مجسم رحم اور حلم کی تصویر ہیں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

سیدھی بات سے اصلاح اعمال کا بہت گہرا تعلق ہے

قول سدید نہیں ہوگا تو اصلاح نہیں ہوگی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 14- اگست 1998ء بمطابق 14- ظہور 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ احزاب کی آیات 71-72 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج کے خطبے کے لئے میں نے قرآن کریم کی دو دو آیات مختلف سورتوں سے اخذ کی ہیں اور انہی کو اس خطبے کا عنوان بنایا ہے- یہ پہلی دو آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے سورۃ الاحزاب کی آیت اکہترویں اور بہترویں ہیں- دوسری دو آیات میں نے سورۃ البقرہ سے چنی ہیں پینتالیس اور چھیالیس جو اس طرح ہیں (-) کیا تم لوگوں کو تو نیکی کی تعلیم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو- (-) حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو (-) کیا تم عقل نہیں کرتے- (-) اور صبر اور صلوٰۃ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو- (-) اور یہ بہت بڑی بات ہے مگران لوگوں کے لئے جو خاک بہ سر ہوں 'جو مزاجا" مٹی سے ملے رہیں- یہ دو آیات ہیں جن کو میں ایک دوسرے خطبے کا موضوع بناؤں گا-

پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو' یہ آیات اکثر نکاح کے موقعوں پر تلاوت کی جاتی ہیں' اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سیدھی بات کہو- سیدھی بات کے متعلق میں پہلے بھی کئی دفعہ عرض کر چکا ہوں کہ سیدھی بات سچی بات سے زیادہ اعلیٰ درجے کی بات ہے- سچی بات کہنے کے نتیجے میں بھی بعض دفعہ غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں- سیدھی بات کرنے کا عادی پوری کوشش کرتا ہے کہ بات اس طرح کرے کہ سچی بھی ہو اور اس سے کوئی غلط فہمی بھی پیدا نہ ہو- جو اس کے دل کا منشاء ہے وہ پوری طرح کھل کر ظاہر ہو جائے- (-) **کیونکہ سیدھی بات سے اصلاح اعمال کا بہت گہرا تعلق ہے**- ایک بات تم کرو دوسری بات اللہ نے اپنے ذمہ لے لی ہے- (-) اگر سیدھی بات کو شیوہ بناؤ گے تو وہ ضرور تمہارے اعمال کی اصلاح فرمادے گا- (-) اور تمہارے گناہ جو اس سے پہلے سرزد ہو گئے ان کو معاف فرمادے گا- (-) اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے پس اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی- یعنی یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہے گا' اطاعت رسول کی توفیق ملتی چلی جائے گی اور جوں جوں تم اطاعت کرو گے ساتھ ساتھ تم نیکی میں ترقی کرتے چلے جاؤ گے یہاں تک کہ اس کا کوئی منتہی نہیں سوائے اس کے کہ جب تمہیں موت آئے گی تو تم ایک کامیابی کی حالت میں مر رہے ہو گے' بہت بڑی کامیابی تمہیں نصیب ہوگی-

ان آیات سے متعلق پہلے میں آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث پیش کرتا ہوں جو میرے نزدیک ان آیات سے گہرا تعلق رکھتی ہے- مسند احمد بن حنبل سے یہ حدیث لی گئی ہے عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں ابھی بچہ ہی تھا تو رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر پر تشریف لائے- میں کھیلنے کودنے کے لئے گھر سے باہر جانے لگا- میری والدہ نے کہا اے عبداللہ جلد گھر چلے آنا میں تجھے کچھ دوں گی- اس لالچ میں کہ مجھے کچھ ملے گا ان کا خیال تھا کہ یہ کھیل کود میں دل لگانے کی بجائے دماغ گھر کی طرف رکھے گا اور جتنی جلدی اس کو توفیق ملے گی واپس آجائے گا- آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے- میں نے جواب دیا کھجوریں دینا چاہتی ہوں- آپ نے فرمایا اگر تو نے ایسا نہ کیا تو یہ تیرا جھوٹ شمار ہوگا-

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر3 صفحہ 447 مطبوعہ بیروت)

پس قول سدید کا تجربہ گھروں سے شروع ہونا چاہئے- تمام وہ اولادیں جو رفتہ رفتہ بگڑ کر دور چلی جاتی ہیں بچپن میں ان سے قول سدید سے کام نہیں لیا جاتا- بارہا میں نے ماؤں کو توجہ دلائی ہے اور اب پھر میں دوبارہ متوجہ کرتا ہوں باپ بھی مخاطب ہیں مگر بالعموم مائیں جن کا روزمرہ بچوں سے واسطہ ہوتا ہے اکثر وہ بچوں کو گلے سے اتارنے کے لئے کوئی جھوٹا وعدہ کر دیتی ہیں اور جب وہ پورا نہیں کرتیں تو یہ قول سدید کے خلاف ہے اور قول سدید کے نہ ہونے کے نتیجے میں اصلاح ہو ہی نہیں سکتی- **جب اللہ تعالیٰ نے اصلاح کا وعدہ قول سدید سے وابستہ فرمادیا ہے تو ظاہر ہے کہ قول سدید نہیں ہوگا تو اصلاح نہیں ہوگی**- یہ دو باتیں قول سدید اور اصلاح لازم و ملزوم ہیں- اگر ایک نہیں ہوتی تو دوسری بھی نہیں ہوگی اور یہ نکتہ اکثر لوگ اپنے بچوں کی تربیت میں بھلا دیتے ہیں- بچوں سے جو بات کہو صاف اور سیدھی کہو اس کے نتیجے میں ہمیشہ اول تو تمہاری زیادہ توقیر کریں گے کیونکہ جو شخص اپنے وعدے کا پکا ہو اور صاف کھری بات کہنے والا ہو ہمیشہ اس کے لئے دلوں میں عزت پیدا ہوتی ہے- یہ بھی ایک ایسا طبعی نتیجہ ہے جسے نظرانداز کیا ہی نہیں جا سکتا-

حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ کھری بات کرنے والے تھے- اگر کھری بات کے نتیجے میں لوگ دور بھاگ رہے ہوتے تو آنحضرت ﷺ کے اردگرد تو کوئی بھی نہ رہتا- اصل میں آپ کا لوگوں کے اوپر رحمت اور شفقت کا سلوک ایک الگ مسئلہ ہے اس نے بھی لوگوں کو کھینچے رکھا مگر یہ بات لوگ نظرانداز نہ کریں کہ کھری بات کہنے سے بھی عزت بڑھتی ہے اور جو ہمیشہ کھری بات کہنے والا ہو آہستہ آہستہ اس کی نصیحت سے منافرت نہیں پیدا ہوتی بلکہ دن بدن اس کی عزت اور احترام کا جذبہ دل میں بڑھتا چلا جاتا ہے- پس آنحضرت ﷺ کھری باتیں کہنے میں ظاہر ہے دنیا میں تمام پہلوں اور اگلوں سے سبقت لے گئے اور سب سے زیادہ آپ کی توقیر کی گئی- بہت گہری توقیر ہے جو صحابہ کے دل میں بھی تھی بلکہ دشمن بھی آپ کی کھری بات کی قدر کرتا تھا- جو ابوجہل والا واقعہ آپ کے سامنے ہے اس میں بھی آپ نے جا کر جبکہ وہ شدید مخالف تھا کھری بات کہی اور اس کے دل میں اس کھری بات کا رعب پڑ گیا- جب بھی کوئی غیر آپ کی بات سنتا تھا جانتا تھا کہ سچی بات ہے اور اس کے نتیجے میں منافرت کی بجائے عزت بڑھا کرتی تھی-

پس اپنے گھروں میں یہ تجربہ کرکے دیکھو- اپنے بچوں سے

روزنامہ الفضل ربوہ- پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ- قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھری بات کہو اور دیکھو کہ ان کے دلوں میں دن بدن عمر کے ساتھ ساتھ تمہاری عزت بڑھے گی۔ اور اگر یہ نہیں کرو گے تو پھر اولاد ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ آج تک میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی اپنے بچوں سے دھوکے کی باتیں کرتا ہو اور بچے پھر ان کی کوئی عزت کرتے رہیں یا آزاد ہونے کے بعد دین سے اور دنیا سے ہر لحاظ سے ان کے اثر سے باہر نہ نکل گئے ہوں۔ جب ان کو توفیق ملتی ہے وہ بڑے ہو کر اپنے ماں باپ کے دائرہ اثر سے باہر نکل جاتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے اس موضوع پر تین باتیں ایسی بیان کیں جو منافق کی نشانی ہیں۔ ان میں سے ایک وہی ہے جس کا ذکر کر رہا ہوں۔ فرمایا منافق وہ ہے جو جب کوئی وعدہ کرتا ہے تو وہ وعدہ خلافی کرتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الشہادات)۔ پس سب سے پہلے تو بچوں سے وعدہ کرو تو اس میں وعدہ خلافی نہ کرو۔ جو بچوں سے وعدہ خلافی کرے گا وہ باہر بھی وعدہ خلافی کرے گا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ بچے جو اپنے سب سے پیارے ہوں اور عزیز ہوں ان سے تو آدمی وعدہ خلافی کرتا رہے اور باہر کے وعدے پورے کرے یہ ناممکن ہے' فطرت انسانی کے خلاف ہے۔ تو آنحضور ﷺ نے منافق کی یہ علامتیں بیان فرمائی ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ہوش مند شخص جانتے بوجھتے ہوئے منافقت کی راہ اپنے لئے پسند کرے۔

حضرت مسیح موعود(-) نے اس موضوع پر جو کچھ فرمایا ہے میرا خیال ہے میں اس حصہ کو پیچھے چھوڑ آیا ہوں لیکن اپنی یادداشت کے مطابق حضرت مسیح موعود(-) کا اپنا عمل اس بارے میں بیان کر دیتا ہوں۔ بہت سے واقعات حضرت مسیح موعود(-) کی زندگی میں ایسے گزرے ہیں کہ ایک شخص جو بیرونی نظر سے ان کو دیکھے وہ سمجھے گا کہ یہ اللہ کا کیسا(-) ہے جو اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں میں مبتلا رہا ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود(-) کی جیب میں روڑے بھرے ہوئے تھے۔ اب(-) لوگ ہنسیں گے اور قہقہے لگائیں گے کہ یہ(-) بنا ہوا ہے جیب میں روڑے ہیں۔ وہ اس لئے تھے کہ اپنے ایک بچے سے جو روڑوں سے کھیلتا اور شور مچا رہا تھا آپ نے کہا یہ روڑے مجھے دے دو اور باہر جا کر کھیلو۔ جب واپس آؤ گے میں تمہیں دے دوں گا۔ وہ روڑے جیب میں ڈال لئے تاکہ ان میں سے کوئی بھی ضائع نہ ہو۔ جب وہ بچہ واپس آیا تو وہ روڑے اس کے سپرد کر دئے۔ اب دیکھنے میں ایک بہت چھوٹی بات ہے مگر چھوٹی باتوں ہی سے عظیم باتیں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ اگر کسی کو اتنا خیال ہے اپنے بچے سے سچا وعدہ کرنے کا کہ اس کے روڑے سنبھالتا پھرتا ہے تو اندازہ کریں کہ باہر کی دنیا میں اس کا کیا حال ہو گا۔ حضرت اقدس مسیح موعود(-) کی سچائی کی بے شمار دلیلیں ہیں مگر یہ ایک دلیل بھی ہوشمند کے لئے کافی ہونی چاہئے۔ جو وعدوں کا اتنا سچا ہو وہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیاں بیان کرنے اور دنیا سے وعدے کرنے میں کتنا سچا نہیں ہو گا۔

پس اسی کو اپنا وطیرہ بنائیں اور اپنے بچوں کو خواہ مخواہ جھوٹے لارے نہ دیا کریں۔

اپنے گھر میں' میں نے بچپن سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات کی تاکید رکھی۔ ماؤں کی عادت ہوتی ہے میری بیگم مرحومہ بھی' بے خیالی میں لوگ سمجھتے نہیں کہ جھوٹ ہے' بے خیالی میں بچوں سے وعدے کر دیا کرتی تھیں کہ تمہیں میں یہ دیدوں گی' فلاں چیز دیدوں گی اور جب مجھے پتہ چلتا میں وہ ضرور حاصل کر لیا کرتا تھا۔ یہ بھی ایک سمجھانے کا طریقہ تھا۔ بجائے اس کے کہ ان کو کہوں کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے' سختی کرتا' ان کو سمجھانے کا یہ طریق تھا کہ وہ چیز حاصل کر کے مہیا کر دیتا تھا تاکہ جب بچے واپس آئیں تو ان کے لئے موجود ہو۔ تو تربیت کے مختلف رنگ ڈھنگ ہوتے ہیں۔ سچی بات کرنے میں ضروری نہیں کہ وہ کڑوی بات بھی ہو' سچی بات کہنے کے انداز الگ الگ ہیں۔

جب سچی بات کرنی ہی پڑے تو خواہ کسی کو کڑوی لگے وہ ضرور کرنی ہے۔ لیکن اگر آپ یہ پسند کرتے ہوں کہ اس بات کا کوئی ایسا تکلیف دہ اثر نہ پڑے تو یہ ممکن ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں بارہا اس کو آزمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی ساری عمر اپنے بچوں سے کوئی وعدہ نہیں کیا جس کو میں پورا نہ کر سکتا ہوں۔ اس کے نتیجے میں میں خوش ہوں۔ میرے بعد اللہ اسی حال پر ان کو قائم رکھے' یہ میری دعا ہے۔ آپ بھی اپنے بچوں کے لئے یہی دعا کیا کریں اور جب یہ دعا کریں گے تو اس عمل کے بعد ہونی چاہئے جو اس دعا کے مطابق ہو ورنہ وہی منافقت والی بات آجائے گی۔ آپ کے لئے بھی بچوں کی خاطر دل میں ایسا درد ہونا چاہئے جو اللہ کے فضل کے ساتھ ہمیشہ میں نے محسوس کیا اور میں جانتا ہوں کہ اللہ اس درد کو کبھی ضائع نہیں کرتا' توقع سے بڑھ کر پھل لگاتا ہے۔ تو اپنے گھروں میں تجربہ تو کر کے دیکھیں کتنا آسان تجربہ ہے۔ بچوں سے پیار ہوا کرتا ہے ان کے حق میں یہ باتیں کرنی ہیں اس میں کونسی مشکل ہے۔ لیکن جو مشکل ہے وہ یہ کہ سر سے ٹالنے کی کوشش نہ کریں بچوں کو' جب بھی ٹالیں گے ہمیشہ کے لئے وہ ٹل جائیں گے پھر آپ کو ان کی نیکی دیکھنا نصیب نہیں ہو گی۔

حضرت مسیح موعود(-) کے واقعات میں سے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے بہت بڑے واقعات ہیں اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے وہ واقعات بڑے بیان کئے ہوئے ہیں اور بھی بہت سے (رفقاء) نے واقعات بیان کئے ہوئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ چھوٹا سا کوئی وعدہ کیا ہے اور پھر وہ بھولے نہیں۔ ایک دفعہ ایک (رفیق) جو غالباً حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ہی تھے سوئے ہوئے تھے اور ان کی آنکھ کھلی تو دیکھا چارپائی کے نیچے فرش پر حضرت مسیح موعود(-) لیٹے ہوئے ہیں۔ وہ گھبرا کر اٹھے کہ ہیں! آپ یہاں لیٹے ہوئے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا نہیں' گھبراؤ نہیں' میں تمہاری حفاظت کر رہا ہوں' اپنے بچوں کے شور سے۔ بچوں کو میں نے باہر بھگا دیا تھا اور کہا تھا خبردار جو ادھر آئے۔ میں یہاں ہوں گا۔ اس یقین پر کہ میں یہاں ہوں گا' وہ آپ کو تنگ نہیں کر رہے۔ آپ نے کہا اگر میری یہ بات غلط ہوتی' کوئی جھانک کے دیکھ لیتا کہ میں یہاں نہیں ہوں تو اس پر کیا بد اثر پڑتا۔ ایک تو آپ کی نیند خراب ہوتی' دوسرا اس کی تربیت بگڑ جاتی۔

اتنا باریک خیال تھا سچی' صاف اور کھری بات کرنے کا کہ آپ گردوپیش پر نظر ڈال کر دیکھ لیں آپ کو کوئی دوسرا انسان اس باریکی کے ساتھ اپنی باتوں کی حفاظت کرنے والا نہیں ملے گا۔ یہ وہ شخص ہے جس کو لوگ جھوٹا بھی کہتے ہیں' ان کی اپنی بدنصیبی ہے۔ وہ جب مریں گے تو اللہ ان سے جو سلوک چاہے فرمائے لیکن ایک باشعور انسان جو گہرائی کی نظر سے کسی کے سچ کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے اسے بڑی باتوں کی بجائے روزمرہ کی چھوٹی باتوں میں اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ بڑی باتوں میں جھوٹ بولا جاتا ہے بڑے بڑے دعاوی میں بڑے جھوٹ بولے جاتے ہیں اور انسان سمجھتا ہے کہ میں ان جھوٹوں کے ساتھ دنیا میں عزت اور توقیر پا جاؤں گا۔

لیکن چھوٹے معاملات میں گھر میں ہر روز کی چھوٹی چھوٹی زندگی کی باتوں میں جھوٹ نہ بولنا بہت بڑی آزمائش ہے' بہت کڑی آزمائش ہے۔ اس آزمائش پہ حضرت مسیح موعود(-) سے بڑھ کر کبھی آپ کوئی آدمی نہیں دیکھیں گے جو اس طرح پورا اترا ہو۔

اور آپ کو اپنے گھروں میں یہ دستور بنانا چاہئے اندر کی آزمائش کو سنبھال لیں' باہر اللہ تعالیٰ آپ کے وجود کو صاف ستھرا اور پاکیزہ وجود کے طور پر دنیا کے سامنے ظاہر فرمائے گا پھر آپ کے بڑے دعاوی بھی قبول کئے جائیں گے۔ لیکن فطرت میں دورنگی نہیں ہونی چاہئے۔ یہ دورنگی ہے جو انسان کو برباد کر دیتی ہے۔ اب اس ضمن میں خواہ یہ بعض نوٹس جو میرے رہ گئے ان کے نتیجے میں خطبہ چھوٹا بھی ہو تو حرج نہیں کیونکہ ان آیات میں آئندہ (-) جو میں باتیں کہنا چاہتا ہوں اس میں یہ کافی اہم اور وسیع ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "حقیقت میں اس امر کی بہت بڑی ضرورت ہے کہ انسان کا قول اور فعل باہم ایک مطابقت رکھتے ہوں۔ اگر ان میں مطابقت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (-) یعنی تم لوگوں کو نیکی کا امر کرتے ہو مگر اپنے آپ کو اس امر نیکی کا مخاطب نہیں بناتے بلکہ بھول جاتے ہو" (الحکم جلد 9 نمبر 16 مورخہ 10- مئی 1905ء صفحہ 2) یہاں یہ بات قابل ذکر ہے اور میں اسی سے بات شروع کرتا ہوں کہ حضرت مصلح موعود نے جو تفسیر صغیر میں ترجمہ پیش فرمایا ہے اس میں اس پہلے حصے کو یہود کے متعلق اور سابقہ قوموں کے متعلق بیان فرمایا ہے (-) الکتاب سے وہ تورات اور پہلی کتب مقدسہ مرادلی ہیں۔ اس کی وجہ یہ حسن ظنی ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرمائے کہ کیا تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے نفس کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہود ایسا کیا کرتے تھے۔ اس لئے بھی حضرت مصلح موعود کا خیال ادھر گیا۔ لیکن اگلی آیت صاف بتا رہی ہے

کہ امت ہی مراد ہے کیونکہ پہلوں کو حکم دیتے ہوئے اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرما سکتا تھا (-) اگر پہلی آیت میں پہلی قوموں کا ذکر ہوتا تو ان کو ان کی خرابی کی طرف متوجہ کر کے معاً یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اے گزری ہوئی قومو! (صبر اور صلوۃ سے مدد مانگو) تو میرے نزدیک لازماً یہاں حضرت محمد ﷺ کے غلام مراد ہیں۔

(فرمایا) یہ مراد نہیں ہے کہ تم ایسا کرتے ہو۔ مراد یہ ہے کہ تمہارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ تم تو امتوں کی اصلاح کے لئے' ان کو برائیوں سے روکنے کے لئے نکالے گئے ہو کیا ایسا کرو گے؟ یعنی "أَ" کا جو سوال ہے یہ ان معنوں میں آتا ہے کہ کیا تم یہ کرو گے کہ لوگوں کو تو نیکی کی نصیحت کر رہے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاؤ' ہرگز ایسا نہیں کرنا (-) تم الکتاب یعنی قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والی قوم ہو۔ تم سے ہرگز یہ توقع نہیں۔ افلا تعقلون پس کیا تم عقل نہیں کرو گے۔ یا کیا تم عقل نہیں کرتے۔ تو یہ سوال ہے ایک احتمال کے بیان کے طور پر جسے رد کرنا مقصود ہے اور اگلی آیت بعینہٖ اس کے مطابق ہے۔

یہ جو کام تمہارے سپرد کیا گیا ہے بنی نوع انسان کی اصلاح' ان کو نیکی کا حکم دینا اور اپنے آپ کو نیکیوں پر قائم رکھنا یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا ممکن نہیں۔ اس کے لئے لازم ہے کہ (-) تو اللہ سے صبر اور صلوٰۃ کے ذریعے سے مدد مانگو الصلوٰۃ کا معنی دعا بھی ہے اور الصلوۃ کا معنی روزمرہ کی نماز جو ہم پڑھتے ہیں وہ بھی ہے۔ تو دونوں معنے اس میں آجائیں گے۔

(-) لازم ہے کہ نماز کی باقاعدگی اختیار کرو اور نمازوں میں بھی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہو کہ تم کبھی دوغلے نہ بنو' خدا کی نظر میں تم منافق نہ ٹھہرو اور صبر کے ساتھ اور عام چلتے پھرتے دعاؤں کے ساتھ خدا سے مدد مانگتے رہو۔

(فرمایا) مگر یہ بات بہت بھاری ہے لوگوں پر' صبر کی تلقین میں اللہ سے مدد مانگنا یہ بھی بھاری ہے۔ اب جس چیز کے لئے مدد مانگ رہے ہیں وہ چیز ہی بھاری ہو جائے تو کیسے توفیق ملے گی۔ تو دراصل جو مدد مانگی جا رہی ہے اس میں یہ توفیق بھی شامل ہے کہ ہمیں یہ مدد مانگنے کی بھی توفیق عطا فرما لیکن ایک شرط رکھ دی ہے وہ لازم ہے۔ بہت بوجھل ہو گا یہ حکم مگر ان لوگوں کے لئے جو خاک بہ سر ہوں' ان کا نفس مارا ہوا ہو' وہ زمین پر بچھے رہنے والے ہوں' ان کے لئے معاملہ بوجھل نہیں ہو گا۔ اس لئے بوجھل نہیں ہو گا کہ جو زمین پر بیٹھا ہے اس نے تو بھیک مانگنی ہی ہے اور کیا کرے گا۔ اب اکثر فقیر جو ہیں ان کو آپ دیکھیں گے زمین پر بیٹھے ہوتے ہیں کیونکہ زمین پر بیٹھنا ایک عاجزی کی علامت بھی ہے اور احتیاج کو ثابت کرتی ہے۔ جو زمین پر بیٹھا ہو گا اس نے ہاتھ پھیلانے ہی ہیں تو جس کو خدا تعالیٰ یہ توفیق دے کہ وہ خاک بہ سر ہو جائے اس کے لئے مشکل نہیں ہے۔ وہ اللہ سے مدد مانگے اور خواہ کتنے مشکل کام پر اللہ کی مدد طلب کر رہا ہو اللہ تعالیٰ اس کی اس عاجزی کو دیکھتے ہوئے اس پر ان راہوں کو آسان فرمادے گا۔

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "حقیقت میں اس امر کی بہت بڑی ضرورت ہے کہ انسان کا قول اور فعل باہم ایک مطابقت رکھتے ہوں۔ اگر ان میں مطابقت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (-) کہ تم لوگوں کو تو نیکی کا امر کرتے ہو مگر اپنے آپ کو اس امر نیکی کا مخاطب نہیں بناتے بلکہ بھول جاتے ہو" اس ضمن میں جو ایک ترجمہ بعینہٖ عربی لغت کے مطابق ہے مگر عموماً یہاں بیان نہیں کیا جاتا وہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ و تنسون انفسکم میں اپنی جانیں تو مراد ہیں ہی مگر انفسکم سے مراد اپنے اہل و عیال بھی ہیں اور بعینہٖ عربی لغت کے مطابق یہ ترجمہ جائز بلکہ اہمیت رکھتا ہے۔ تو مراد یہ ہے کہ تم دنیا کی اصلاح کے لئے نکلو گے "اپنی اصلاح نہ کرو' اپنے بچوں کی بھی نہ کرو جو گھر میں تمہارے سامنے تمہاری اصلاح کے لئے مہیا ہیں تو کس منہ سے دنیا کے سامنے نکلو گے۔ یہ خیال ایک جھوٹا اور باطل خیال ہے کہ اس کے باوجود دنیا تمہاری بات سن لے گی اور اس پر اثر پڑے گا۔ تو یہ انفسکم والا دوسرا معنی ہے کہ اپنے اہل و عیال' اپنے بچوں کو بھول جاتے ہو۔ یہ وہ معنی ہے جو مسلسل بیان کر رہا ہوں اور آپ کو خصوصیت سے اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

ایک اور معنی حضرت اقدس مسیح موعود (-) نے یہ بیان فرمایا ہے "خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے" اب یہ ایسا لطیف معنی ہے جس کا میرے علم کے مطابق کسی دوسرے مفسر کو کبھی خیال نہیں آیا۔ نیکی کا حکم دینا تو صاف نظر آ رہا ہے مگر اس کا یہ نتیجہ نکالنا کہ دوسروں کے عیوب ڈھونڈتا رہے۔ یہ بہت گہرا نفسیاتی نکتہ ہے جسے جس طرح حضرت مسیح موعود (-) نے گہرائی میں ڈوب کر سمجھا ہے آپ کو بھی سمجھنا چاہئے۔ "دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے کیونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار لم تقولون مالا تفعلون کا مصداق ہو جاتا ہے۔"

اگر اپنے عیوب نہیں دیکھے گا تو اپنے نفس کو نیکی کا حکم کیسے دے گا یہ ہے بنیادی بات' اپنے عیوب کی تلاش اس آیت کا ایک لازمی حصہ بنتا ہے۔ کوئی شخص اپنے نفس کو نیکی کی تعلیم نہیں دے سکتا جب تک اس کو معلوم نہ ہو کہ کن کن بدیوں کا شکار ہے۔ بدیوں کا علم ہی نہیں تو نیکی کی تعلیم کیسے ہو سکتی ہے۔ نیکی کا تو مطلب ہے بدیوں کو دور کرنا۔ بدیاں دور ہوں گی تو نیکیوں کا سلسلہ شروع ہو گا۔ ساتھ ہی حضرت مسیح موعود (-) نے فرمایا کہ جو اپنی بدیوں کی تلاش شروع کر دیتا ہے وہ دوسروں کی بدیوں کی تلاش سے باز آجاتا ہے۔ یہ بہت ہی عظیم نفسیاتی نکتہ ہے جس کو بعض پہلے لوگوں نے اپنے طور پر' قرآن کریم کی آیت کی تشریح کے طور پر نہیں' اپنے طور پر پایا اور اس سے استفادہ کیا۔ میں اس ضمن میں بہادر شاہ ظفر کا ایک شعر پہلے بھی پڑھ کر سنا تا رہا ہوں۔ وہ کہتا ہے ؎

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر' رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جب نظر تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

کیسی گہری فطرت کی بات وہ کر گیا ہے اپنی برائیوں پر جب نظر پڑی تو اپنا وجود گندہ دکھائی دینے لگا اور اس کے بعد غیروں کے عیوب تلاش کرنے کا حوصلہ ہی باقی نہیں رہتا۔ یہ وہ نکتہ ہے جسے اس آیت سے جوڑ کر حضرت مسیح موعود (-) نے کھول کر بیان فرمایا ہے۔ کیونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار (-) پھر اس پر اس سے زیادہ سخت فتویٰ قرآن کریم کا جاری ہو جاتا ہے کہ تم کیوں ایسی باتیں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

"اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے" اخلاص اور محبت سے نصیحت کرنی مشکل ہے اخلاص اور محبت سے نصیحت تبھی ہو سکتی ہے اگر دل کا پوشیدہ کبر اٹھا کے باہر پھینک دیا جائے اور وہ جو ایک پوشیدہ کبر ہے اپنی برائیوں کی تلاش کئے بغیر نظر بھی نہیں آتا۔ یہ سلسلہ ہے جو اسی طرح سلسلہ وار آگے بڑھتا ہے۔ تو اپنے نفس کے عیوب پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظر رکھنا، ہمیشہ اس کی تلاش رکھنا، اس کے نتیجے میں پھر نصیحت میں بغض کا کوئی پہلو باقی نہیں رہے گا اور جب بغض کا پہلو نہیں رہے گا تو پھر سوائے ہمدردی کے کوئی وجہ نہیں ہوگی کہ تم نصیحت کروگے اور یہی ہے جو اللہ تعالیٰ امت (-) سے چاہتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے سوائے ہمدردی بنی نوع انسان کے کسی اور وجہ سے نصیحت نہیں کی۔ اور مسیح موعود (-) نے پوشیدہ بغض اور کبر کا جو ذکر فرمایا یہ روزمرہ کے تجربے میں دکھائی دیتا ہے۔ بچوں سے بھی وہ لوگ جو سختی سے بات کرتے ہیں اور سختی سے روکتے ہیں اگر وہ دل کو ٹٹول کر دیکھیں تو اس میں بھی ایک کبر ہوتا ہے۔ اپنے بچے کو سامنے حقیر اور بے طاقت دیکھ رہے ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں غلبہ ان پر ملا ہوا ہے اور اس کبر کی وجہ سے ان کی نصیحت کے انداز ہی میں ایسی کڑوی بات داخل ہو جاتی ہے جس سے نصیحت بے کار جاتی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود (-) کی نصائح کو باریکی سے پڑھیں اور باریکی سے ان پر عمل کرنا سیکھیں۔ اس کا لازمی نتیجہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود (-) نے نکالا ہے "اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا۔ بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے" (ملفوظات جلد 6 ص 269)

اب یہ جو ہمیشگی کا امتحان ہے اس سے پتہ چلا کہ کتنا مشکل موضوع ہے۔ "ہمیشہ امتحان لیتا رہے" صبح شام جو بات انسان کہے یا سوچے اس کو پرکھے بھی اور یہ وہ مشکلات ہیں جن کے لئے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ کا حکم ہے۔ اگر صبر کے ساتھ اور عبادت کے ساتھ اور دن رات کی دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ سے مدد نہیں مانگو گے تو بہت مشکل کام ہے جس کی طرف تمہیں بلایا جا رہا ہے حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "یاد رکھو اس اصلاح کے لئے صبر شرط ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ تزکیہ اخلاق اور نفس کا نہیں ہو سکتا جب تک کسی مزکی نفس انسان کی صحبت میں نہ رہے" (ملفوظات جلد اول طبع جدید ص 459، 460) اب جتنے مشکل مقامات کی طرف حضرت مسیح موعود (-) بلاتے ہیں ہمیشہ بلا استثناء ان کا آسان حل بھی تجویز فرما دیتے ہیں۔ اور اس آسان حل سے وابستہ جو مشکلات ہیں ان کا بھی آسان حل تجویز فرماتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ آغاز جو بڑا مشکل آغاز تھا اس آغاز کا انجام آسان بنا دیتے ہیں تاکہ جماعت کے ہر چھوٹے بڑے کو اس پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔

اب یہ بات بھی غور سے سن لیں کہ اس کو کیسے آسان بنایا۔ فرمایا تزکیہ اخلاق اور نفس کا مشکل کام ہے۔ ہر روز امتحان لو کیسے امتحان لو کہ ہر وقت ان باتوں کی طرف خیال رہے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی مزکی نفس انسان کی صحبت میں آرہو۔ خدا تعالیٰ نے اس غرض سے مزکی بنایا ہوا ہے کسی کو اور قرآن کریم نے وہ مزکی آنحضرت ﷺ کو پیش فرمایا ہے۔ آنحضرت ﷺ اس وقت ہم میں موجود نہیں لیکن مزکی پھر کیسے ہوئے، کیسے ہم آنحضور ﷺ کی صحبت اختیار کرسکتے ہیں اگر صحبت اختیار کریں گے تو از خود تزکیہ ہونا شروع ہو جائے گا۔ حضرت اقدس مسیح موعود (-) نے ایک معنی یہ پیش فرمایا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے، آپ کی نصائح سے، آپ کے نیک عمل کو دیکھ کر اپنا تزکیہ ایک حد تک کر لیا ہے اگر توفیق ملے تو ان لوگوں کے ساتھ رہو۔ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فیض سے اپنا تزکیہ کیا ہے وہ تزکیہ یافتہ لوگ آپ کا تزکیہ کرسکیں گے اور جو جو باتیں مشکل دکھائی دیتی ہیں آسان ہوتی چلی جائیں گی۔ لیکن جن معنوں میں میں اس وقت بات رکھ رہا ہوں وہ براہ راست رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا مسئلہ ہے۔ میرے نزدیک یہ ممکن ہے اور ان سارے مسائل کا جن کا ذکر گزرا ہے بہترین علاج یہ ہے۔ سوتے جاگتے آنحضرت ﷺ کے ذکر سے آپؐ کی صحبت اختیار کریں۔ جب آپ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، آپ کے احسانات کا تصور باندھتے ہیں تو وہ ایک صحبت ہے اور جب بھی آپ سوئیں اس کے نتیجے میں بد خیالات از خود بھاگیں گے۔ (باطل بھاگنے والا ہے) اس کو بھگانے کے لئے آپ کو محنت نہیں کرنی پڑے گی۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ رسول اللہ ﷺ کے تصور کی صحبت ہو اور بد خیالات وہاں راہ پا جائیں۔ ممکن ہی نہیں ہے کہ بیک وقت یہ دونوں باتیں اکٹھی چل سکیں۔

پس کتنا آسان مسئلہ ہے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کرنا اور یہ صحبت احسانوں کو یاد کرکے ہو سکتی ہے ورنہ یہ بھی مشکل ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جو ہم پر احسانات فرمائے ہیں ان کا تو شمار ممکن ہی نہیں ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں چھوٹی سے چھوٹی نصیحت آپ نے پیچھے چھوڑ دی جس سے انسانی زندگی کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ کئی لوگ دانتوں کی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ آج کل کے جدید ترین ڈاکٹر بھی ان کا کوئی موثر علاج نہیں کرسکتے۔ جو گل گئے دانت گل گئے۔ لیکن حضرت رسول اللہ ﷺ کی یہ عادت تھی اور اسی کی نصیحت فرماتے تھے کہ ہر نماز سے پہلے اچھی طرح مسواک کرو۔ اگر پانچ وقت کسی کو دانت صاف کرنے کی عادت ہو اور بچوں کو بھی جو آپ ضرور سکھاتے ہیں کہ یہ عادت ڈال دیں تو کیسے ممکن ہے کہ عمر کے کسی حصے میں بھی ان کے دانت خراب ہو جائیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ کوتاہیوں کے نتیجے میں انسان کی عادت نہ رہی ہو تو پھر جو وہ دانتوں پر برا اثر پڑ جاتا ہے یہ الگ مسئلہ ہے۔ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن کا مسواک کی عادت سے تعلق نہیں وہ اندرونی بیماریاں ہیں۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ بیماریوں کا ذکر نہیں فرما رہے۔ آپ فرما رہے ہیں جو دانت تمہیں خدا نے دیئے ہیں جس حالت میں دیئے ہیں ان کی حفاظت تم پر فرض ہے۔ اگر اچھے دانتوں والا پانچ وقت کی اس عادت کو اپنا لے تو کبھی اس کے دانت خراب نہیں ہوں گے۔ چنانچہ میری ملاقاتوں پہ جو لوگ آتے ہیں ان میں بعض دفعہ نیا دولہا، دلہن، بہت خوبصورت دانت، ہنستے ہیں تو موتیوں کی طرح دانت دکھائی دیتے ہیں ان کو میں ضرور نصیحت کیا کرتا ہوں۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایک نعمت عطا فرمائی ہے اور ایک اور نعمت بھی دی ہے دنیا اس سے اعراض کرتی ہے لیکن آپ نے اعراض نہیں کرنا وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ اس نعمت کے سہارے اس ظاہری نعمت کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ پانچ وقت مسواک کیا کرو آج کل مسواک نہیں تو ٹوتھ پیسٹیں ہر قسم کی موجود ہیں۔ اگر پانچ وقت کرو تو ساری زندگی دانت صاف رہیں گے اور لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عمر کے ساتھ دانت ضرور جھڑتے ہیں یہ غلط ہے۔ عمر کے ساتھ اچھے دانت جن کی حفاظت کی جائے وہ مضبوط بھی رہتے ہیں کیونکہ دانتوں کی مضبوطی کا تعلق مسوڑھوں کی مضبوطی سے ہے اور جب آپ ان کی پانچ وقت صفائی کریں تو وہ جراثیم مسوڑھوں کو نرم ہونے ہی نہیں دیتے وہ ہمیشہ ٹھیک رہتے ہیں۔ پس یہ وہ صحبت ہے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں۔

ایک معمولی، چھوٹی سی مثال میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے۔ اس صحبت کے لئے آپؐ کے نعمت ہونے کا تصور ان روزمرہ کی نصیحتوں میں سے اخذ کریں جو حضور اکرم ﷺ نے ہمیں فرمائیں۔ جسم کو پاک صاف رکھنا، ہر قسم کی بدیوں سے دور بھاگنا، جسم کی صفائی، ان میں سے ہر نصیحت ایک بہت بڑی نعمت ہے اور وہ سارے بدن کی صحت کے لئے انتہائی ضروری بن جاتی ہے۔ یہاں تک نصیحت کہ کھانے سے کب ہاتھ کھینچنا ہے اور کن چیزوں میں تکلف نہیں کرنا، جو کھانا ہے وہ پاک ہو، حلال ہی نہ ہو پاک بھی ہو۔ جب بھی اس میں یہ شبہ ہو کہ وہ حلال تو ہے مگر پاک نہیں رہا اس کو اٹھا کے پھینک دو یا دوبارہ اتنا گرم کرلو کہ یقین ہو جائے کہ وہ ناپاکی اس میں سے مر گئی ہے۔ یہ صرف چند چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں ان کا حد و شمار ہی نہیں ہے۔

میں نے تو ہمیشہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے احسانات کا تصور باندھا اور غور کیا تو حیران رہ گیا کہ کلیتہ ساری زندگی کے لئے ہم غلامان مصطفیٰؐ آپؐ کے احسانات کے تلے اتنا دب چکے ہیں کہ کبھی سر اٹھانے کی جرات بھی نہیں کرسکتے۔ جو صحابہ آپ کے سامنے آوازیں نیچی رکھتے تھے، جو ادب سے دیکھتے تھے ان کے متعلق یاد رکھیں کہ صرف آوازیں ہی دھیمی نہیں رکھتے تھے نظریں بھی نیچی رکھا کرتے تھے۔ اب میں خطبہ دیتا ہوں تو میں دیکھتا ہوں کہ اکثر لوگ محبت کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے وقت یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طریق نہیں تھا۔ ان کو اس سے بہت زیادہ محبت تھی جو آپ کو مجھ سے ہے مگر اپنی آوازیں بھی دھیمی رکھتے تھے اور اپنی نظروں کو بھی نیچا رکھتے تھے یہاں تک بعض صحابہ سے جب رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد پوچھا گیا کہ آپؐ کی شکل کیسی تھی تو دھاڑیں مار مار کے رونے لگے' زاروقطار رونے لگے' اتنا حسین چہرہ تھا کہ میں چاہتا بھی تو نظر پڑ ہی نہیں سکتی تھی اور پھر محبت اور عشق کے تقاضے کے نتیجے میں مجھے جرأت بھی نہیں ہوتی تھی کہ میں گھور کے دیکھوں' غور سے دیکھوں۔ اب میں یاد کرتا ہوں اور جب مجھ سے کوئی پوچھتا ہے تو میں بتا نہیں سکتا کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی تفصیل کیا تھی۔

پس یہ سارے وہ آداب ہیں جو آنحضرت ﷺ سے ہم نے سیکھے ہیں۔ اب ان پر غور کریں تو ہمیشہ ہمیش کے لئے آپ ان آداب کے احسان کے طور پر رسول اللہ ﷺ کی توقیر کرتے چلے جائیں گے اور آپ کی عظمت کا تصور آپ کے دل میں بڑھتا چلا جائے گا' اپنے آپ کو ہمیشہ زیربار سمجھیں گے اور یہ وہ صحبت ہے جس صحبت کا قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے کہ یہ مزکی تمہارے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس مزکی نفس کی صحبت میں رہو۔ اگر یہ صحبت مل جائے تو وہ جو مسائل پہلے بیان کئے گئے ہیں یہ کرو' وہ کرو وہ تو بالکل آسان اور ہر قسم کی مشکل سے آزاد ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں' جب تک کسی مزکی نفس انسان کی صحبت میں نہ رہے یہ کام جن کی طرف میں بلا رہا ہوں یہ ممکن نہیں ہیں۔ "اول دروازہ جو کھلتا ہے وہ گندگی دور ہونے سے کھلتا ہے" اب گندگی دور کیسے ہوتی ہے یہ بھی بڑا دلچسپ مضمون ہے جو مسیح موعود(-) نے آگے بڑھایا ہے "جن پلید چیزوں کو مناسبت ہوتی ہے وہ اندر رہتی ہیں" یعنی انسان کا دل گندگی سے اس لئے بھرا رہتا ہے کہ ان سے اس کو ایک مناسبت ہوتی ہے۔ "لیکن جب کوئی تریاقی صحبت مل جاتی ہے تو اندرونی پلیدی رفتہ رفتہ دور ہونی شروع ہو جاتی ہے" کیونکہ پاک صحبت جب دل میں گھر کرتی ہے تو پلیدی خودبخود دوڑتی ہے۔ یعنی یہ مراد نہیں کہ وہ آکے جھاڑو دیتا ہے آپ کے دل کو' آپ کے لئے گندا کام بھی گویا وہ کرتا ہے۔ یہ ایک بہت باریک نکتہ ہے اگر دل میں کسی عظیم شخص کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ دل میں گھر کر جائے تو اس کے نتیجے میں پلیدی اس سے بھاگتی ہے' اس کو بھگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے جب یہ فرمایا(-) تو یہی نکتہ ہے جو اس میں بیان فرمایا گیا۔ حق آگیا یعنی ایک عظیم معنی اس کا یہ ہے کہ محمد رسول اللہ آگئے۔ وہ زھق الباطل حق کے آتے ہی باطل نے دوڑنا شروع کیا۔ ان الباطل کان زھوقا کیونکہ اس بدبخت کے مقدر میں دوڑنے کے سوا ہے ہی کچھ نہیں۔ وہ اس مقام پر ٹھہر نہیں سکتا۔ جس مقام پر محمد رسول اللہ ﷺ جاگزیں ہو چکے تھے۔ پس یہ وہ صحبت صالح ہے جس کا مسیح موعود(-) ذکر فرما رہے ہیں۔

فرماتے ہیں' "اندرونی پلیدی رفتہ رفتہ دور ہونی شروع ہو جاتی ہے کیونکہ پاکیزہ روح کے ساتھ جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں روح القدس کہتے ہیں" روح القدس ایک فرشتے کا نام بھی بیان کیا جاتا ہے مگر وہ روح القدس جس کی بات مسیح موعود(-) فرما رہے ہیں یہ آنحضرت ﷺ کا پاک تصور ہے۔ جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں روح القدس کہتے ہیں تعلق نہیں ہو سکتا جب تک کہ مناسبت نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تعلق کب پیدا ہوتا ہے" لیکن آخری بات وہی مٹی میں مل جانے والی بات فرما رہے ہیں۔ "خاک شو پیش ازاں کہ خاک شوی" مٹی میں مل جاؤ پیشتر اس کے کہ وہ وقت آجائے کہ تم مٹی میں ملا دیئے جاؤ۔ کہ مجبوراً مٹی میں مل جاؤ اس کا لفظی ترجمہ یہی بنے گا کہ مٹی میں خود مل جاؤ پیشتر اس کے کہ تم مجبوراً مٹی میں مل جاؤ۔ مٹی میں تو ملنا ہی ہے اس سے پہلے پہلے کیوں نہیں مٹی میں ملتے۔

"اپنے آپ کو اس راہ میں خاک کر دے اور پورے صبر اور استقلال کے ساتھ اس راہ میں چلے۔ آخر اللہ اس کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرے گا اور اس کو وہ نور اور روشنی عطا کرے گا جس کا وہ جویا ہوتا ہے۔ میں تو حیران ہو جاتا ہوں اور کچھ سمجھ نہیں آتا کہ انسان کیوں دلیری کرتا ہے جب کہ وہ جانتا ہے کہ خدا ہے" پس ان سب امور کا ایک لازمی گہرا تعلق ہستی باری تعالیٰ ایمان کی حقیقت کے ساتھ ہے جس گہرائی کے ساتھ یہ حقیقت آپ کے دل میں جلوہ گر ہو گی اسی گہرائی کے ساتھ آنحضرت ﷺ اور روح القدس بھی آپ کو عطا ہونی شروع ہو جائے گی۔

کشتی نوح میں آپؑ فرماتے ہیں۔ "نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے۔ وہ دعا ہے جو تسبیح' تحمید' تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ انسان کو جو حکم اللہ تعالیٰ نے شریعت کے رنگ میں دیئے ہیں جیسے اقیموا الصلوہ نماز کو قائم رکھو۔ پھر فرمایا واستعینوا بالصبر والصلوہ ان پر جب وہ ایک عرصے تک قائم رہتا ہے تو یہ احکام بھی شرعی رنگ سے نکل کر کونی رنگ اختیار کر لیتے ہیں اور پھر وہ ان احکام کی خلاف ورزی کر ہی نہیں سکتا۔"

کونی کا ایک مطلب ہے کائنات' وسیع تر دنیا اور ایک کونی کا مطلب ہے فطرت اور جبلت۔ تو فرمایا کہ جب ایک عرصے تک تم یہ کام کرتے رہو گے تو وہ تمہاری جبلت بن جائے گا۔ تمہارے اختیار ہی میں نہیں رہے گا کہ اس سے باہر نکل سکو۔ پس جبلت بنانے کے لئے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ایمان کی گہری حقیقت نصیب ہونی ضروری ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل ایمان کے نتیجے میں آپ کے دل پر وہ نور اترے گا جسے قرآن کریم نے محمد رسول اللہ بیان فرمایا ہے اور اس نور کے ساتھ تمام اندھیروں کا دور ہونا' بھاگ جانا ایک طبعی اور لازمی حقیقت ہے۔ اس کے ساتھ اگر آپ رہے' اس حالت میں آپ رہے تو یہ آپ کی جبلت بن جائے گی۔ آپ کی فطرت ثانیہ بن جائے گی بلکہ فطرت اولیٰ ہو جائے گی۔ دوسری ہر فطرت آپ کو ثانیہ دکھائی دے گی۔ خدا کرے ہمیں اس کی توفیق ملے کیونکہ اس کے بغیر جو عظیم تقاضے ان سے وابستہ ہیں ان کا پورا ہونا ممکن نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆☆☆☆

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پاکیزہ کلام

دوستی بھی ہَے عجب جس سے ہوں آخر دُو ہَستی
آ ملی اُلفت سے اُلفت ہو کے دُو دل پر سوار

کوئی رہ نزدیک تر راہِ محبّت سے نہیں
طَے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشتِ خار

اُس کے پانے کا یہی اے دوستو اِک راز ہَے
کیمیا ہَے جس سے ہاتھ آجائے گا زَر بے شمار

تیر تاثیرِ محبّت کا خطا جاتا نہیں
تیر اندازو! نہ ہونا سُست اس میں زِینہار

ہَے یہی اِک آگ تا تم کو بچاوے آگ سے
ہَے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صَدہا آبشار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 19- اکتوبر 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر7
1-05 رات- درس القرآن نمبر10- 11-1-98
2-30 رات-احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
3-20 رات-چینی زبان سیکھئے
4-45 رات- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر7
5-20 صبح-لقاء مع العرب
6-25 صبح-احمدیہ ٹیلی ویژن-امریکہ- مجلس سوال وجواب 20-10-94
7-15 صبح-اردو کلاس
8-25 صبح-چینی زبان سیکھئے
8-55 صبح-حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
7-05 رات- ترجمۃ القرآن کلاس
8-10 رات-لقاء مع العرب
10-25 اردو کلاس

منگل 20- اکتوبر 1998ء

12-40 رات-چلڈرنز کلاس
1-10 رات-روحانی خزائن
1-45 رات-احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
2-20 رات-ہومیو پیتھی کلاس
3-30 رات-نارویجین زبان سیکھئے
4-45 رات-چلڈرنز کلاس نمبر115
5-15 صبح-لقاء مع العرب
6-15 صبح-احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس از ربوہ
6-30 صبح-احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
7-00 صبح-اردو کلاس
8-00 صبح-نارویجین زبان سیکھئے
8-40 صبح-ہومیو پیتھی کلاس
10-45 صبح-چلڈرنز کلاس نمبر115
11-15 دوپہر- پشتو پروگرام خطبہ عید- 18-4-97
12-00 دوپہر-روحانی خزائن
1-00 دوپہر-لقاء مع العرب
2-00 دوپہر-اردو کلاس
3-05 دوپہر-طبی معاملات-از پاکستان
4-30 سہ پہر-فرنچ زبان سیکھئے
8-15 رات-لقاء مع العرب
10-30 رات-اردو کلاس

بدھ 21- اکتوبر 1998ء

12-30 رات-چلڈرنز کارنر-قرآن کلاس
12-50 رات-چلڈرنز کارنر-واقفین نو آئٹم
1-20 رات- ہماری کائنات- پروگرام نمبر145
2-00 رات-ترجمۃ القرآن کلاس
3-05 رات-فرنچ زبان سیکھئے
3-30 رات-احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
4-45 رات-چلڈرنز کارنر-قرآن کلاس
5-05 صبح-لقاء مع العرب
6-10 صبح-طبی معاملات-
6-35 صبح-چلڈرنز کارنر-واقفین نو آئٹم
7-05 صبح-اردو کلاس
8-10 صبح-فرنچ زبان سیکھئے
8-45 صبح-ترجمۃ القرآن کلاس
10-45 صبح-چلڈرنز کارنر-قرآن کلاس
11-05 دوپہر-سواحیلی پروگرام-گفتگو
12-00 دوپہر-ہماری کائنات
12-20 دوپہر-احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی یوسف سہیل شوق صاحب
1-00 دوپہر-لقاء مع العرب
2-10 دوپہر-اردو کلاس
3-20 دوپہر-احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی درثمین
4-35 سہ پہر-جرمن زبان سیکھئے
7-05 رات-ترجمۃ القرآن کلاس
8-15 رات-لقاء مع العرب
10-30 رات-اردو کلاس

جمعرات 22- اکتوبر 1998ء

12-35 رات-چلڈرنز کلاس نمبر116
1-30 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل-پیرہن
2-00 رات- ترجمۃ القرآن کلاس 21-10-98
3-05 رات-جرمن زبان سیکھئے
4-35 رات-چلڈرنز کلاس نمبر116
5-15 صبح-لقاء مع العرب
6-30 صبح-احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-درثمین
7-00 صبح-اردو کلاس
8-05 صبح-جرمن زبان سیکھئے
8-50 صبح-ترجمۃ القرآن کلاس
10-15 صبح-چلڈرنز کارنر نمبر116
12-00 دوپہر- سندھی پروگرام خطبہ جمعہ 20-9-96
12-55 دوپہر-لقاء مع العرب
2-10 دوپہر-اردو کلاس
3-20 دوپہر-تاریخ احمدیت کوئز پروگرام
4-45 سہ پہر-عربی زبان سیکھئے
7-00 رات-ہومیو پیتھی کلاس
8-05 رات-لقاء مع العرب
10-30 رات-اردو کلاس

سالِ نو تحریک جدید کا استقبال

○ تحریک جدید کے شیریں ثمرات کا تقاضا ہے کہ اس کا شایان شان استقبال کیا جائے۔ نئے سال کا اعلان ممکن ہے 30- اکتوبر کے خطبہ جمعہ سے فرما دیا جائے اس لئے عہدیدار حضرات مخلصین جماعت کو ابھی سے گذشتہ سال کی نسبت معقول اضافہ کے ساتھ قربانی پیش کرنے کے لئے تیار کریں اور حضرت امام جماعت کی طرف سے اعلان سنتے ہی وقت کے تقاضے اور مسابقت کی روح کے ساتھ وعدے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

استقبال کا ایک پہلو یہ بھی مدنظر رہے کہ اختتام پذیر ہونے والے سال کا ایک ایک پیسہ مرکز میں پہنچا دیا جائے اور ہمیں کہیں بقایا کا داغ نظر نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی وناصر ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

○ ربوہ ریلوے سٹیشن کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے نیا فون نمبر 213180 ہے۔

احباب جماعت احمدیہ کیلئے سستا اور معیاری پیکیج
4300 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے
احمدیہ چینل حاصل کریں
نواز سیٹلائٹ
پروپرائیٹر
شوکت ریاض قریشی
فیصل مارکیٹ 3- مال روڈ
لاہور 5400
فون نمبرز 7351722
آفس 7352212

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING(ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 17- اکتوبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 18 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 22 سنٹی گریڈ
19- اکتوبر غروب آفتاب 5-34
20- اکتوبر طلوع آفتاب 6-14

عالمی خبریں

اسامہ لادن کا مستقبل

افغانستان کے سربراہ ملا عمر نے کہا ہے کہ مقتدر علمائے کرام اجازت دیں تو اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ علمائے کرام سے میرے مشورے جاری ہیں وہ اسامہ کو امریکہ کے حوالے کرنے یا نہ کرنے کے فیصلے کے مجاز ہیں۔ افغان سرکاری ترجمان نے کہا کہ اسامہ کو کسی ملک کے خلاف کارروائی کی اجازت نہیں دیں گے۔ سعودی وفد نے آکر مجاہد کو اپنے حوالے کرنے کو کہا تھا۔ ہم نے اس بات کو علماء کے فتوے سے مشروط کر دیا۔

دوبارہ فضائی حملے کی دھمکی

امریکہ نے کہا ہے کہ افغان حکومت اسامہ کو مزید تحفظ دینے کے سوال پر دوبارہ غور کر رہی ہے اور صورت حال خاصی سنجیدہ ہو چکی ہے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ نے خبردار کیا ہے کہ ان کا ملک افغانستان پر دوبارہ فضائی حملے کرنے کا حق رکھتا ہے۔ انہوں نے اسامہ بن لادن کو افغان سرزمین سے نکالنے کا مطالبہ کیا۔

دباؤ بڑھا دیا

امریکہ نے اسرائیل اور فلسطین پر دباؤ بڑھا دیا ہے کہ وہ دونوں ہر صورت میں سمجھوتہ کریں۔ واشنگٹن کے قریب میری لینڈ میں صدر کلنٹن کی موجودگی میں اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو اور فلسطینی صدر یاسر عرفات کے درمیان مذاکرات شروع ہو چکے ہیں۔ اسرائیل نے سیکیورٹی کی یقین دہانی مانگی ہے جبکہ فلسطین نے فوجیوں کی واپسی پر اصرار کیا ہے صدر کلنٹن کا کہنا ہے کہ کسی سمجھوتے پر پہنچنے کے لئے رسک لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یاسر عرفات نے کہا ہے کہ وہ مذاکرات کی کامیابی کے لئے پرامید ہیں۔

نیٹو کا آخری انتباہ

نیٹو کے سیکرٹری جنرل نے سربیا کو انتباہ کیا ہے کہ اگر اس کی فوجیں نیٹو کی دی گئی چار روزہ مدت کے دوران کسووو سے نہ نکلیں تو یہ مدت ختم ہوتے ہی سربیا پر بمباری کی جائے گی۔ کوسووو کی فضائی نگرانی کے لئے یوگوسلاویہ اور نیٹو میں معاہدہ طے پا گیا ہے۔ نیٹو کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے اگر یوگوسلاویہ نے تعاون نہ کیا تو سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ یوگوسلاویہ کے لیڈروں نے خطے میں ظلم و تشدد کا بازار گرم کر رکھا ہے۔

ترکی میں انتخابات

ترکی میں دسمبر میں عام انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ قبل از وقت انتخابات کا فیصلہ کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا۔ اپوزیشن کی طرف سے فیصلے کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔

بھارتی پراپیگنڈہ ناکام

حریت پسندوں نے انٹرنیٹ پر بھارتی پراپیگنڈہ مہم ناکام بنا دی ہے۔ بھارتی فوج نے انٹرنیٹ پر حریت پسندوں کے خلاف دہشت گردی کے من گھڑت واقعات کی مہم شروع کر رکھی تھی مجاہدین نے ویب سائیڈ چرا کر اس پر بھارتی مظالم نشر کرنے شروع کر دیئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

پاک بھارت مذاکرات

پاکستان اور بھارت کے درمیان سیکرٹریوں کی سطح پر بات چیت شروع ہو گئی۔ یہ بات چیت پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں شروع ہوئی ہے۔ پہلے روز شام کو بات چیت کے اختتام پر دونوں سیکرٹری خارجہ صاحبان نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ پہلے روز باہمی اعتماد کے لئے نکات کا تعین کیا گیا۔ علاقائی امن و سلامتی 'کنٹرول لائن اور سیاچن کی صورت حال پر تبادلہ خیال ہوا۔ بعض نکات کو فنی ماہرین کے سپرد کر دیا گیا۔ وہی اس سلسلے کو آگے بڑھائیں گے۔

جج کے خلاف درخواست مسترد

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس راشد عزیز اور جسٹس کرامت نذیر بھنڈاری پر مشتمل ڈویژن بنچ نے احتساب بنچ کے رکن مسٹر جسٹس احسان کے خلاف توہین عدالت کی درخواست مسترد کر دی۔ فاضل ججوں نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ ہائی کورٹ کا کوئی جج اپنے ساتھی جج کے خلاف کیس کی سماعت نہیں کر سکتا۔

اخبار والوں سے شکوہ

وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ اخبار والے سوچ سمجھ کر سرخیاں لگایا کریں۔ علاقائی سیاست تو اس ملک میں 50 سال سے ہو رہی ہے۔ انہوں نے اخباروں سے کہا کہ حکومت کی مخالفت میں پاکستان کو کمزور نہ کریں۔

سردی کی آمد

ملک کے مختلف علاقوں میں ہلکی بارش سے ٹھنڈ ہو گئی ہے اور موسم سرما کا آغاز ہو گیا ہے۔ لوگوں نے سردیوں کے کپڑے اور لحاف نکال لئے ہیں۔

حکومت مکر گئی

اے این پی کے سربراہ اجمل خٹک نے کہا ہے کہ حکومت ہم سے وفاق کو مکمل کرنے کا وعدہ کر کے مکر گئی۔ 1973ء کا آئین نامکمل ہے۔ صوبائی خود مختاری کے لئے اس میں کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر ترامیم کی جائیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ میاں صاحب (وزیراعظم) ہمارے قلعہ کی ایک اینٹ بھی نہیں ہلا سکے۔

موقف میں کوئی نرمی نہیں

بی بی سی نے پاک بھارت مذاکرات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر پاک بھارت موقف میں کوئی نرمی نظر نہیں آتی۔ مذاکرات کے سلسلہ کو جاری رکھنے پر اتفاق کو بھی مذاکرات کی کامیابی قرار دیا جائے گا۔

ایٹمی راز فاش ہو گئے

پاکستان اور بھارت اپنی ایٹمی صلاحیت مزید بڑھا سکتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ کے ایٹمی راز ان دونوں ملکوں سمیت کئی ملکوں کے ہاتھ لگ گئے ہیں۔ ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق خفیہ اور حساس معلومات کی فائلیں غلطی سے افشاء کر دی گئیں۔

اسحاق ڈار متوقع وزیر خزانہ

وزیر تجارت اسحاق ڈار کو نیا وزیر خزانہ بنانے کی قیاس آرائیاں قوت پکڑ گئی ہیں۔ مشیر خزانہ ڈاکٹر حفیظ پاشا اور اسحاق ڈار کے درمیان اختلافات شدت اختیار کر گئے ہیں۔ حفیظ پاشا اپنی وزارت میں اسحاق ڈار کے بڑھتے ہوئے رسوخ سے نالاں ہیں۔

تلاش گمشدہ کاغذات

○ جمعرات 15- اکتوبر کی دوپہر بعض ضروری کاغذات' اسٹام پیپر ٹائپ شدہ' گولبازار سے دفاتر صدر انجمن احمدیہ تک جاتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں۔ جس کسی کو ملیں وہ دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
اوقات کار آجکل صبح 9 تا 2 بجے
شام ½4 تا ½8 بجے
☎ 211186

باموقع دوکان کرایہ کیلئے خالی ہے
ایک عدد دوکان فرنٹ کالج روڈ یونائیٹڈ مارکیٹ ربوہ "بمعہ فٹنگ جنرل سٹور" کرایہ پر دینا مطلوب ہے۔
رابطہ : احسان الحق
دارالبرکات ربوہ
☎ 213086

ربوہ آئی کلینک
ڈاکٹر خالد تسلیم ایم بی بی ایس ایف آر سی ایس
جدید الٹراساؤنڈ کی مدد سے موتیا کے اپریشن شروع ہیں۔
☎ 211707
اوقات : صبح 9 بجے تا 1 بجے
شام 5 بجے تا 8 بجے
دارالصدر غربی ربوہ

دعا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۳۰٪ رعایت
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

ایک نئی فخریہ خدمت
اعلیٰ معیاری سٹین لیس سٹیل کے برتنوں کے ساتھ ساتھ اب ہم پیش کرتے ہیں
آپ کی فوری ضرورت
سٹین لیس سٹیل پریشر ککر
ضرورت کے مطابق نت نئے تحفوں کے ساتھ
پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ
☎ دوکان 211007
گھر 212007